THE SHOLATOOR CAWNPORE

شعلۂ طور کانپور

بیان حق کی قدر کرنا کام ہے ایک منصف شخص باہمت کا اور مال اور نام اور دوستی بلکہ جان تک کی
پروا نکرکے بجائے عام شور و غل کے ہیچ کا تسنا ہو کر ساتھ دینا کام ہے ایک سچے مہذب اور آزاد حق پرست کا

16TH JULY 1878

جلد ۹	۱۲۹۵ھ روز سہ شنبہ	مطبوعہ ۱۶ جولائی ۱۸۷۸ء مطابق ۱۴ رجب	نمبر ۲۹

شرائط خریداری اخبار شعلۂ طور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر سہ شنبہ کو کانپور مطبع شعلۂ طور میں چھپتا ہے
سالانہ قیمت پیشگی [illegible] مابعد [illegible] محصول ڈاک [illegible]
جہانتک پیشگی خریدار لوگ قیمت اخبار و اجرت مطبع اشتہار پیشگی
بھیجیں [illegible] درخواست خریدی کے ساتھ [illegible]
[illegible] مطبع [illegible] صاحب کے نام
باقی خطوط منشی [illegible] صاحب مالک مطبع کے نام بھیجنا چاہئیں
اگر [illegible] غلطی [illegible] جائیگا البتہ جسکا
[illegible] مطبع [illegible] اوسکا [illegible] اوسکے نام لکھا جائیگا
اشتہارات چھپنیکی اجرت [illegible] سطر [illegible]
[illegible] چند [illegible] اجرت [illegible]
فرمائیں • العبد محمد ابراہیم بیگ پرنٹر

HOLLOWAY'S OINTMENT

اشتہار مرہم ہالوے

زخم ناسور [illegible] اور [illegible] امراض [illegible]
اور ناسور [illegible] خصوص [illegible] آسانی
[illegible] مرض [illegible]
[illegible] کھانی [illegible] مرض [illegible]
مرہم [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]

[illegible]

HOLLOWAY'S PILLS

اشتہار حبوب ہالوی

ان گولیوں کو استعمال کرو [illegible] سال [illegible] سب
[illegible] ہوتی ہیں
استعمال کرو اور [illegible] کے [illegible] بیماری [illegible]
[illegible]
[illegible] چند روز استعمال کریں [illegible]
[illegible]
استعمال کر [illegible] استعمال میں [illegible]

شعلۂ طور

دیسی تعلیم کے وجوہ نقصان

دیسی تعلیم کو جو بعضے لوگ ناقص کہتے ہین اوسکا نقصان کچھ سلسلۂ کتب تعلیمی کی جہت سے نہین ہے بلکہ آج کل کے انتظام تعلیم و طریق تعلیم سے ہے اور یہ بات کہ اوس سلسلۂ کتب تعلیمی مین کتب ریاضی بہت کم ہین قابل الزام و اعتراض نہین ہوسکتی کہ جس زمانہ مین یہ ترتیب ہوئی اوس زمانے مین اسکا رواج کم اور حاجت ایسی زیادہ نہ تھی کہ زیادہ کتابین مقرر کیجاتی بہرحال ہمکو اس مقام پر اس سے بحث نہین کہ وہ سلسلۂ کتب کیسا مقرر ہوا لیکن اسقدر ضرور ہے کہ اوسوقت کے طریق تعلیم نے اوسے زیادہ بگاڑ دیا اس خرابی کی وجہ ہندوستانی شرفا کی مروت و رحمدلی ہے جس سے انواع و اقسام کے مفاسد تعلیم پیدا ہوتے ہین - ایک تو یہ کہ جب لوگ مدرس مقرر کرتے ہین تو اس بات کا امتحان نہین ہوتا کہ وہ تعلیم کے لائق ہے یا نہین مدرس مقرر کرنیکے وقت اوسکا امتحان لینا ہندوستانی طریقہ کے موافق کسقدر بیموقع ہے؟ اور جو مقرر کئے جاتے ہین اونکو امتحان لینیکی استعداد بھی نہین ہوتی اور فراغ تعلیم کے وقت لیاقت کا سند دینا ہندوستانی مدارس مین مدت سے مروج بھی نہین رہا اب اگر سند بھی دیتے ہین تو حدیث شریف یا اور کتب دینیہ کی سند دیتے ہین ہم لوگون کا پہلا طریقہ بہت اچھا تھا کہ جو شخص کسی نامی مدرس یا مدرسہ سے پڑھکر فارغ ہوتا اوسکو سند لیاقت ضرور دیجاتی کہ اوسی سند لیاقت کے اعتبار پر اوسی تعلیم کے لیے لوگ مقرر کرتے تھے جیسا اب انگریزی مدرسون مین اوس ہمارے گذشتہ طریقہ پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور ہم لوگون سے وہ طریقہ ایسا چھوٹ گیا اور چھوٹتا جاتا ہے کہ ناواقف لوگ اسی انگریزی مدارس کا طریقہ جاننے لگے - غرض اس طریقے کے چھوڑ دینے سے یہ خرابی ہوتی کہ کم استعداد و کم لیاقت مدرس مقرر ہوئے

تعلیم اچھی نہین ہوتی علاوہ اسکے ہملوگون کی محتاجگی و کم مایگی بھی اسکا باعث ہے کہ زیادہ تنخواہ دینے کی وسعت نہین یا اگر وسعت بھی ہے تو کفایت سمجھکر کم تنخواہ کا مدرس مقرر کرتے ہین جس سے تعلیم عمدہ نہین ہوسکتی دوسرے یہ کہ اگر مدرس کی کم استعدادی معلوم بھی ہو جاتی ہے تو بلحاظ مروت سے اوسے موقوف نہین کرتے اور یہ نہین سمجھتے کہ اس ایک شخص کی مروت بہتیرے طلبہ علوم کی تباہی کا سبب ہے - تیسرے یہ کہ اگر مدرس اچھے بھی ہوئے تو کبھی طالبعلم کو اوسکی استعداد سے زیادہ کی کتاب شروع کرا دیتے ہین نافہم طالبعلمونکو بالطبع اسکا شوق ہوتا ہے کہ اونچی اور بڑی کتاب پڑھنے کی نسبت اونکی طرف کیجاے اور نافہمی سے یہ نہین سمجھتے کہ اگر اوسکو پڑھنے کی استعداد نہوگی تو بڑی کتاب کی نسبت سے اونہین کچھ حاصل نہو سکا ان بعد چند سے یہ بدنامی البتہ ہوگی کہ فلانی کتاب پڑھتے ہین اور استعداد کچھ بھی نہین رکھتے - طالبعلمون کے اس شوق سے مدرس بھی اونکی مروت یا وجاہت سے بڑی کتاب استعداد سے زیادہ شروع کرا دیتے ہین اور پھر ہمیشہ نافہمی مین اوسے مبتلا رکھتے ہین - چوتھے یہ کہ اکثر طلبہ پڑھنے کو رزق کا ذریعہ سمجھتے ہین یاد کرنے اور جلد جلد کتابین طے کرنے مین کوشش نہین کرتے - یاد کرنے کی بابت ایسی بیپروائی ہو کہ جو لوگ پڑھنے کے واقعی شوقین ہین وہ بھی مطالب کتاب یاد نہین کرتے جہان امتحان ہندوستانی ہوتا ہے وہانکے طلبہ کا تو کچھ حال ہی نہ پوچھیے - اگر کل کا سبق آج پوچھیے گا تو شاید ایک مسئلہ بھی درست نہ بتائینگے - پانچوین امتحان نہ لینا بھی نقصان تعلیم کا بڑا سبب ہے بعضے مدرس جو مفت بلا تنخواہ پڑھاتے ہین وہ امتحان لینا ناحق کا دردسر خیال فرماتے ہین حالانکہ مفت پڑھانیکا ثواب کامل جب ہی متصور ہے کہ جو پڑھایا گیا ہے اوسکو بقا مین بھی کوشش کیجاے اور جو لوگ تنخواہ پاتے ہین وہ بھی بے پروائی اور طالبعلمونکی ناسستعدی سے امتحان نہین لیتے - چھٹے امتحان کا طریقہ ایسا ناپسندیدہ

بس سے امتحان کی غرض اصلی حاصل نہین ہو سکتی ۔
راقم نے بعضے مدرسون مین امتحان کی یہ صورت دیکھی ہے کہ سالانہ یا ششماہی پر جب امتحان کی تاریخ مقرر ہوئی اوس دن عام رؤسا و عمائد شہر و مہتمان مدرسہ کے احباب بلائے گئے اور اوس مجمع عام مین ممتحن صاحب نے ایک ایک جماعت یا ایک ایک طالب علم کو بلا کر اوسکو سبق کی کتاب دیکر کچھ پڑھوائی اور اوسمین کچھ پوچھا مگر ویسا پوچھا جو اوسکی دانست مین طالب علم ضرور بتلائیگا پھر اگر وہی طالبعلم نے نہ بتایا تو ممتحن صاحب نے کنایۃً کچھ تھوڑی تلقین کی اسپر بھی اگر اوس کمبخت طالب علم کو نہ آیا تو ممتحن صاحب نے مجبور ہو کر اوسکی نسبت کم نمبر لگایا ممتحن صاحب کو اس رعایت کی یہ ضرورت ہوتی ہے کہ اہل شہر کی اعانت سے وہ مدرسہ چلتا ہے یا اگر اہل شہر کی اعانت نہین جب بھی اہل شہر مین خوش تعلیمی مدرسہ موجب نیکنامی اور مہتمم مدرسہ کے اور نقصان تعلیم باعث بدنامی اس سبب سے ممتحن صاحب نہایت سہل امتحان لیتے ہین کہ طالب علمون کا نقصان امتحان باعث بدنامی مہتمان مدرسہ یا اہل شہر مین سبب بدنامی نہو ۔ چونکہ رؤسا و عمائد شہر گھنٹے دو گھنٹے سے زیادہ بیٹھا نہین چاہتے اسلیے طالب علمون سے بہت کم کم پوچھا جاتا ہے تاکہ اونکے سامنے گھنٹے دو گھنٹے مین چالیس پچاس طالبعلمون کا امتحان ہو جاے اس جلدی کے سبب سے بھی امتحان نہین ہو سکتا صرف شگون کر لیا جاتا ہے جسکو وہ لوگ امتحان سمجھتے ہین اور اوسپر تحسین و آفرین کے امیدوار رہتے ہین ۔ اور سپر طرہ یہ کہ اوسی جلسہ امتحان مین و گفتگو انعام بھی تقسیم کیا جاتا ہے اور تقسیم انعام کا یہ طریقہ کہ فرد در عمدی بھی کسیکو محروم نہین کرتے ؎ مگر دید محروم زین بارگاہ ۔ چہ روے سفید و چہ روے سیاہ ۔ اگر اوس امتحان کے شگون مین بھی کوئی برا نکلا اوسکو بھی انعام دیا جائیگا جب ایک مرتبہ راقم نے اوسکی وجہ دریافت کی کہ انعام تو محنت و لیاقت کا صلہ اور کم محنتون کی ترغیب کا ذریعہ ہے

اس امتحان مین جنکی محنت و لیاقت ثابت نہوئی اونکو انعام کیون دیا ہے فرمایا کہ اگر اسکو نہ دیگا تو وہ دل برداشتہ و خاطر ہوگا ۔ فرمائیے جہان مہتمم مدرس صاحب کے ایسے خیالات ہونگے وہان تعلیم کیونکر عمدہ ہو سکے گی ۔ امتحان سے غرض یہ ہو کہ طلبہ کی محنت اور یادر کا حال ممتحن کو معلوم ہو جاے اور اوسپر تحسین و ملامت کے سبب سے جسکے لائق وہ شخص ہو آئندہ اوسکو شوق و غیرت ہو اور دوسرے امتحان مین وہ اپنی محنت دکھائے ۔ انعام سے بھی مقصود لوگون کی ترغیب ہو کہ انعام پانے والے خوش ہو کر آئندہ اور زیادہ محنت کرین اور جنہین انعام نہین ملا وہ بالفعل رنجیدہ ہو کر آئندہ ایسی کوشش کرین جس سے انعام کے مستحق ہو سکین اور انعام نہ ملنے کے رنج و کلفت سے محفوظ رہین ۔ ایسے امتحان اور تقسیم انعام مین نہ امتحان کی غرض حاصل ہو سکتی ہے نہ انعام دینے سے کوئی فائدہ نکلتا ہے اسی واسطے ایسے مدارس مین ہمنے کسی طالب علم کو کبھی کامیاب ہوتے نہ دیکھا اور جو کوئی شوقین طالب علم کامیاب ہوا وہ محض اپنی محنت سے کامیاب ہوا مدرس و مہتمم مدرسہ کی تدبیر کو کچھ اوسمین دخل نہوا ۔ اگر ان حضرات مہتمان مدرسہ کو اپنے اپنے مدرسون کی رونق و ترقی منظور ہو تو ان اسباب نقصان کو دفع کرین مدرس محنتی اور صاحب استعداد رکھین اور انتظام مدرسہ مین ایسی مروت و رحمدلی کو دخل نہ دین جو مآلاً باعث نقصان مدرسہ ہو ۔ طالبعلمون کی سزا پر کبھی اونکی کتاب اور پڑھائی نہ کمین بلکہ اونکی استعداد پر اور جو طالب علم روٹیون کے لیے پڑھتے ہون اونکا نام مدرسہ سے نکلوا کر کسی لنگر خانہ مین لکھوا دین ۔ طلبہ سے محنت لیا کرین جو طالب علم محنت نکر سکے اوسے جواب دین ۔ امتحان سالانہ یا ششماہی مین یہ طریقہ اختیار کرین کہ بغیر مجمع عام و خاص کے ممتحن تنہا ہر ایک طالب علم کا اچھی طور پر امتحان لائق اطمینان لے اور بغیر رعایت و مروت کے اوسکے نمبر امتحان اور بھلائی برائی کی کیفیت لکھے

اوس کیفیت اور نمبرون پر جو طالب علم جس درجہ کا اول دوم رہے ادن دونون کو یا طالبعلم نمبر سوم کو بھی انعام تقسیم ہوا اور اگر کبھی دوسرے جلسے مین ذہین اگر تنخواہ وظیفہ مقرر کرنا ہو وہ بھی اول دوم کے لیے مقرر کرین جن طالبعلمون کے نمبر بہت کم آتے ہون اونہین چشم نمائی کرین اور اوسکا درجہ بھی اوتارین اور طالب علمون کو تاکید کرین کہ ہمیشہ امتحان کا لحاظ رکھے اور رعایت ہوا کریگا خوب یاد کر کے امتحان دیا کرین جب یاد پر بنا سے دور کر امتحان ہوگا تو طلبہ کو یاد کرنے کی بھی عادت ہوگی اور محنت کرنے کی رغبت ہوگی اسوقت مین اسیقدر نقصانات سے جنے آگاہ کیا ہے آیندہ بوقت فرصت انشاء اللہ اور وجوہ بھی لکھین گے ۔۔

کیفیت بندوبست ہشتم ضلع کانپور مجوزہ جناب فرینس نیلسن ریٹ صاحب بہادر افسر بندوبست

۱ ۔ جناب معلی القاب سر ولیم میور صاحب بہادر ممالک مغربی شمالی کے لفٹنٹ گورنر بہادر نے رزولیوشن مصدرہ ۱۹ر جون ۱۸۷۶ء مین ہدایت واسطے تالیف حالات ضلع کے مندرج فرمائی ہین ضرور ہے کہ زمینداری کے بندوبست کی بابت یہ واضح رہے کہ کب شروع ہوا اور کس قاعدے سے اور کسکے اہتمام سے عمل مین آیا اور کب ختم ہوا ۔

۲ ۔ ہنے ضلع کانپور کی تاریخ کے حصہ سوم مین مختصر کیفیت کارروائی چھٹون بندوبست کی ابتداء سے پانچوین دسمبر ۱۸۷۳ء تاریخ تقرری مسٹر ایڈورڈ چارلیس بک صاحب بہادر E. C. Buck افسر بندوبست سے مندرج کی ہے ۔۔

۳ ۔ کیفیت مذکور مین تاریخ تقرری جناب فرینس نیلسن ریٹ صاحب بہادر F. N. Wright افسر بندوبست کی اور تفصیل اون اختیارات قانونی کی جو موصوف الیہ کو گورنمنٹ سے حین انعقاد بندوبست کے عطا ہو گئے ہے ۔۔

۴ کیفیت مذکور مین اکثر حالات بندوبست کے لکھا وقت اختتام بندوبست کے منضبط رکھا تھا جو بطریق اختصار کے ذیل مین مندرج کیے جاتے ہین ۔

۵ ۔ وقت آغاز بندوبست کے گورنر جنرل جناب نواب معلی القاب سر جان لارنس صاحب بہادر Sir J. Lawrence دام اقبالہ لفٹنٹ گورنر جناب مستطاب سر ولیم میور صاحب بہادر Sir W. Muir تھے اور وقت اختتام بندوبست کے نواب گورنر جنرل جناب لارڈ لٹن صاحب بہادر Lord E. B. Lytton اور نواب لفٹنٹ گورنر جناب کوپر صاحب بہادر Sir G. Couper اور ضلع کے جناب کلکٹر Mr. W. G. Cornwall صاحب بہادر ۔

۶ ۔ اکیسوین مارچ ۱۸۷۸ء کو کل ضلع کانپور کا بندوبست ختم ہو گیا جسکا اعلان بموجب حکم جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ نمبری ۱۹۱ا (الف) مصدرہ ۲۸ اٹھائیسوین مارچ ۱۸۷۸ء کے گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۶ر اپریل ۱۸۷۸ء مین مندرج ہے ۔

۷ ۔ وقت آغاز بندوبست کے قانون ۸ سنہ ۱۸۴۶ء اور قانون ۱۹ سنہ ۱۸۳۳ء اور ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۳ء جاری تھے دوران بندوبست مین ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء (بغرض اجتماع اور ترمیم مالگذاری اراضی اور اختیار عہدہ داران ممالک مغربی و شمالی کے بائیسوین دسمبر ۱۸۷۳ء کو نافذ ہوا) جملہ کارروائی بندوبست کی بموجب ایکٹ مذکور کے عمل مین آئی یہ بندوبست بموجب ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے کہا جائیگا ۔

۸ ۔ ممالک مغربی و شمالی کے جملہ اضلاع مین جتنے بندوبست ہوے ہین ہر ایک بندوبست کلکٹر یا افسر بندوبست کرنے والے کے نام سے مشہور ہے مسٹر فرینس نیلسن ریٹ صاحب بہادر نے ابتدا سے انتہا تک منفرد اور مجملاً کام بندوبست کل ضلع کا انجام دیا ہے یہ بندوبست مسٹر ریٹ صاحب بہادر کے نام سے مشہور ہوگا ۔

۹ اب اصول اور نتائج بندوبست کے مندرج کیے جاتے ہین امر اہم بندوبست کا یہ ہے کہ حد بست مواضعات اور پیمایش اراضی کی صحیح ہو